بقیۂ اثبات نبوت

یہہ مضمون چونکہ جلد ۲ و ۳ کے متفرق پرچون مین متفرق طور پر چہپکر ناتمام رہگیا تہا اور بعض لوگون د اُن سب پرچون کا اتفاق مطالعہ نہین ہوا اس لئے قبل آغاز اس مضمون کے مطالب سابقہ کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جن کو سابق پرچے نہین پہنچے اسکے لطف سے محروم نرہین۔

جلد ۵ کے نمبر ۳ سے نمبر ۲ تک ہم نے یہہ ثابت کیا تہا کہ عقل انسانی حسن و قبح اشیا (جو خدا تعالی کی رضا و عتاب و ثواب و عذاب کا متعلق ہو) قبل ورود شرع نہین سمجھتی اور اشیاء پر از خود نیک و بد ہونیکا حکم شرعی نہین لگا سکتی۔ اسیکے ضمن مین کانشنس کا بہی ذکر کیا گیا اور نیچر حسب خیالی اہل نیچر مین بہی خوب مباحثہ ہوا۔ اور یہہ ثابت کیا گیا کہ کانشنس بہی سچی ہادی نہین ہے اور جسکو نیچر سمجہا جاتا ہے وہ بہی رہنما ہونے کے لایق نہین۔ اس سے یہہ شبہ پیدا ہوا کہ جبحالات مین تمہارے نزدیک قبل ورود شرع نہ عقل یا کانشنس رہنما ہے اور نہ نیچر رہنمائی کے لایق ہے پہر تمنے نبوت اور اُسکے ماننے کی ضرورت کو (جو منجملہ احکام شرعیہ ایک حکم ہے) کس دلیل سے سمجہا اور مان لیا ہے۔ اس شبہ کو مٹانے کے لئے دس سوال و جواب ہوئے اس ضمن مین ایکبات یہہ بہی کہی گئی تہی کہ نبوت بذات خود ثابت ہے نبی کی تعلیمات اس قسم سے ہین کہ وہ ثبوت نبوت پر خود دلیل ہین ؏ آفتاب آمد دلیل آفتاب ✣ گر دلیلی بایدت از وی رو متاب۔ اس امر کے اثبات کے لئے بیان حقیقت نبوت اور اسکے خواص کی ضرورت ہوئی۔ اس بیان کے لئے مقدمات ذیل کی تمہید مناسب نظر آئی۔

مقدمۂ اولی یہہ کہ خدا تعالی قیوم عالم موجود ہے۔

(۲) خدا تعالی کی حقیقت ذات و صفات کا عامہ خلایق کو علم نہین۔

(۳) ہر چیز موجود کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر کسی کے دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے ٹٹولنے میں آسکے

(۴) محال و مجہول الکنہ میں فرق ہے۔ اول کے وجود سے انکار جائز بلکہ لازم۔ ثانی کے وجود سے انکار جائز نہیں۔

(۵) موجودات عالم سے جو چیز انسان کے حواس خمسہ میں نہ آوے اسکو انسان بقوت انسانی جان نہیں سکتا۔

(۶) انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسی چیزوں کا بھی علم رکھتا ہے جو حواس خمسہ سے معلوم نہو سکیں۔ اس مقدمہ کی تمثیل و تائید میں سچی خوابوں اور غیبی خبروں کا جو ملکی صفت لوگوں سے سرزد ہوئی ہیں ذکر کیا گیا۔ پھر انکے موجود ہونے پر علمی و الٰہی دلیل کو وارد کیا۔ پھر اس باب میں فلاسفہ و صوفیہ کا خیال (کہ انسان کے لیے اس ملکی طاقت کا حصول اور مغیبات کا علم کسبی و اختیاری ہے) بیان کر کے اسکی غلطی کو ظاہر کیا گیا۔ اس غلطی کے اظہار میں جو صوفیوں سے خطاب ہوا ہے اسمیں آیات سے استدلال کیا گیا اسکا تتمہ یہہ ہے جو ذیل میں لکھا جاتا ہے۔ اسکے بعد بقیہ مقدمات کو بیان کیا جاویگا۔

اور خدا تعالیٰ نے سورہ لقمان میں فرمایا ہے خدا تعالیٰ کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہ

> ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام۔ وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت۔ لقمان ع ۴

مینہہ برساتا ہے۔ اور کوئی جی نہیں جانتا کہ کس زمین میں مریگا۔ اس آیۃ کی تفسیر دوسری آیۃ اور حدیث میں اسطرح آئی ہے کہ ان چیزوں کا علم بجز خدا کسیکو نہیں ہے۔ وہ آیۃ یہہ ہے کہ خدا کے پاس غیب کی کنجیاں

> وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا اللہ۔ (انعام)
> قال رسول اللہ مفاتیح الغیب خمس لا یعلمہن الا اللہ لا یعلم ما فی الارحام الا اللہ ولا یعلم

ہیں۔ اور حدیث یہہ ہے جو ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جنکو بجز خدا کوئی نہیں جانتا۔ کوئی نہیں

متى يأتي المطر أحد إلا الله ولا تدري نفس بأي أرض تموت ولا يعلم متى تقوم الساعة إلا الله (رواه البخاري) ص ۱۴۸

جانتا بجز خدا کہ کل کو کیا ہوگا اور کوئی نہین جانتا بجز خدا جو رحم گہٹاتی ہین اور کوئی نہین جانتا بجز خدا کہ مینہہ کب آویگا اور کوئی نہین جانتا کہ وہ کہان مریگا اور کوئی بھی نہین جانتا بجز خدا کہ قیامت کب آویگی۔

اور حضرت **عائیشہ** صدیقہ نے فرمایا ہے جو کہے کہ آنحضرت اُن پانچ چیزون کو

عن عائشة قالت من أخبرك أن محمدا يعلم الخمس التي قال الله تعالى إن الله عنده علم الساعة فقد أعظم الفرية

جانتے تہے جنکا آیتہ (ان اللہ عندہ علم الساعة) مین ذکر ہے اُس نے بڑا جہوٹ بولا اور خاصکر علم قیامت سے آنحضرت کا بیخبر ہونا تو صریح آیات و احادیث مین پایا گیا ہے۔ آیتہ یہہ ہے تجہہ سے قیامت کی بابت پوچہتے

يسئلونك عن الساعة أيان مرساها قل إنما علمها عند ربي لا يجليها لوقتها إلا هو۔ وفي حديث أبي هريرة أن جبرئيل قال للنبي صلعم أخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل۔ (رواه البخاري) ص ۱۲

ہین کہ کب گہڑی ہوگی تو کہدے اسکا علم خدا کے پاس ہے اسکو وہی اپنے وقت پر کہولیگا۔ آنحضرت نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچہا کہ قیامت کب ہوگی تو آپنے فرمایا مین تجہہ سے زیادہ نہین جانتا۔

ان **احادیث و آیات** سے بخوبی ثابت ہوا کہ جو لوگ خیال کرتے ہین کہ ملکی طاقت کے حصول سے علم مغیبات اختیاری و غیر محدود ہو جاتا ہے یہہ غلطی ہے۔ آنحضرت سے بڑہکر اس امت مرحومہ مین کوئی ملکی صفتہ نہین ہے۔ اور جب آنحضرت کا علم وسیع و اختیاری نہ تہا تو اور کسی کا کب ہو سکتا ہے یہہ ایک ضمنی بات ہے جسمین غلطی صوفیہ وغیرہ کا اظہار رہوا۔ اب بقیہ مقدمات کو بیان کیا جاتا ہے۔

مقدمہ سابقہ

[یہہ مقدمہ دقیق باتون پر مشتمل ہے خصوصًا جو باتین اسکے حواشی مین بیان]

ہو چکی ہیں وہ اور بھی دقیق ہیں - جو لوگ اُنکو خود نہ سمجھیں وہ کسی قدر اہل علم سے
اُنکا مطلب پوچھہ لیں - ان باتوں کے سمجھنے کو علم کے سوا ذہن ثاقب و فکر صایب
بھی بکار ہے - جو لوگ اسکا مطلب سمجھہ جاینگے کمال حلاوت علمی و عقلی پاینگے

فطرت انسانی (جو مشاہدہ میں آتی ہے (اور وہ دوسرے محاورہ میں نیچر محسوس یا نیچر
حسی یا واقعی کہلاتی ہے جسکا نیچری معاملات میں لایق اعتبار و اعتماد ہونا ہم سب بھی
سے مان رہے ہیں جب سے نیچر عقلی و خیالی تجویزی حضرات نیچریہ سے انکار کر رہے ہیں)
اپنی زبان حال سے باواز بلند اپنے فاطر و خالق و قیوم عالم کے حضور میں پکار رہی ہے
کہ اے بار خدا تونے مجھہ میں ادراک علوم و اخلاق نیک و بد (بمعنی صفت کمال و نقصان)

† دیکھو مضمون (خدا کا نیچر اور ہے اور سید احمد خان کا اور) جو حصہ دوم نمبرہ جلد ۱
اشاعۃ السنۃ میں شایع ہوا ہے اور نمبرہ جلد ۲ کا صفحہ ۲۲۷ جس میں صاف تصریح ہے کہ پیدایش
عالم اور اسکی مربی اور محسوس حالات جنمیں کتر بہونت عقل کو دخل نہیں اور آنکو نیچر کہنے میں
ہمکو نزاع نہیں الخ - اور مضمون (النیچر) میں (جو اسی پرچہ میں لکھا گیا ہے) تو اس بات کی
خوب ہی توضیح کی گئی ہے - یہہ بات ہم نے اس لیے جتا دی ہے کہ ہمارے دانا دشمن اور نادان
دوست یہہ نہ لکھنے لگیں کہ مدت سے نیچر کا ابطال کر رہے تھے اب اسی نیچر سے استدلال
کرنے لگے ہیں - اور یہہ جان لیں کہ جس نیچر کا ابطال کرتے تھے وہ اور (نیچر عقلی و خیالی)
ہے اور جس سے استدلال کیا ہے یہہ اور (حسی و واقعی) ہے جس سے ہمکو پہلے ہی اعتراف تھا -
اس معنی کر نیک و بد (یا حسن و قبح) کا عقل یا نیچر سے معلوم ہونا کسیکا محل اختلاف نہیں ہے
دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبرہ جلد ۱ و نمبر ۳ جلد ۲ - یہہ بھی اسی لیے جتا یا گیا ہے کہ نا فہم لوگ ہم پر
یہہ اعتراض نکریں کہ پہلے نمبرہ جلد ۴ میں عقل کا اور اکے حسن و قبح اشیاء میں بیکار ہونا
ثابت کیا ہے اور نمبرہ جلد ۵ میں نیچر کا (حسی و واقعی کیوں نہو) مثبت احکام نہ ہونا بیان
کیا ہے - پہر نیک و بد ہونا اخلاق کا قبل اثبات نبوت و شرع کہاں سے سمجھہ لیا - اور یہہ جان لیں